اصطلاحات منطق

۱۔علم
۲۔تصور
۳۔تصدیق
۴۔تصور بدیہی
۵۔تصور نظری
۶۔تصدیق بدیہی
۷۔تصدیق نظری
۸۔نظر وفکر
۹۔منطق
۱۰۔موضوعِ منطق
۱۱۔غرض منطق
۱۲۔دلالت
۱۳۔دالّ
۱۴۔مدلول
۱۵۔وضع
۱۶۔موضوع لہ
۱۷۔دلالتِ لفظیہ
۱۸۔دلالت غیر لفظیہ
۱۹۔دلالت لفظیہ وضعیہ
۲۰۔دلالت لفظیہ طبعیہ
۲۱۔دلالت لفظیہ عقلیہ
۲۲۔دلالت غیر لفظیہ وضعیہ
۲۳۔دلالت غیر لفظیہ طبعیہ
۲۴۔دلالت غیر لفظیہ عقلیہ
۲۵۔دلالت مطابقی
۲۶۔دلالت تضمنی
۲۷۔دلالتِ التزامی
۲۸۔لازم
۲۹۔مفرد
۳۰۔مرکب
۳۱۔مفہوم
۳۲۔کلی
۳۳۔جزئی
۳۴۔حقیقت و ماہیت
۳۵۔کلی ذاتی
۳۶۔کلی عرضی
۳۷۔جنس
۳۸۔نوع
۳۹۔فصل
۴۰۔خاصّہ
۴۱۔عرض عام
۴۲۔جنس قریب
۴۳۔جنس بعید
۴۴۔فصل قریب
۴۵۔فصل بعید
۴۶۔تساوی
۴۷۔تبائن
۴۸۔عموم خصوص مطلق
۴۹۔عموم خصوص من وجہٍ
۵۰۔معرف (قول شارح)
۵۱۔حدتام
۵۲۔حد ناقص
۵۳۔رسم تام
۵۴۔رسم ناقص
۵۵۔حجّت
۵۶۔قضیہ
۵۷۔قضیہ حملیہ

۵۸۔قضیہ شرطیّہ
۵۹۔موجبہ
۶۰۔سالبہ
۶۱۔موضوع
۶۲۔محمول
۶۳۔مخصوصہ
۶۴۔طبعیہ
۶۵۔محصورہ
۶۶۔مہملہ
۶۷۔موجبہ کلیہ
۶۸۔موجبہ جزئیہ
۶۹۔سالبہ کلیہ
۷۰۔سالبہ جزئیہ
۷۱۔محصورات اربعہ
۷۲۔متصلہ
۷۳۔منفصلہ
۷۴۔متصلہ موجبہ
۷۵۔متصلہ سالبہ
۷۶۔منفصلہ موجبہ
۷۷۔منفصلہ سالبہ
۷۸۔مقدم
۷۹۔تالی
۸۰۔لزومیہ
۸۱۔اتفاقیہ
۸۲۔عنادیہ
۸۳۔منفصلہ اتفاقیہ
۸۴۔منفصلہ حقیقیہ
۸۵۔مانعۃ الجمع
۸۶۔مانعۃ الخلو
۸۷۔تناقض
۸۸۔نقیض
۸۹۔نقیضین
۹۰۔وحدات ثمانیہ
۹۱۔عکس مستوی
۹۲۔قیاس
۹۳۔استقراء
۹۴۔تمثیل
۹۵۔شکل اول
۹۶۔شکل ثانی
۹۷۔شکل ثالث
۹۸۔شکل رابع
۹۹۔قیاس اقترانی
۱۰۰۔قیاس استثنائی
۱۰۱۔اصغر
۱۰۲۔اکبر
۱۰۳۔مقدمہ
۱۰۴۔صغراء
۱۰۵۔کبریٰ
۱۰۶۔حداوسط
۱۰۷۔دلیلِ لمّی
۱۰۸۔دلیل انّی
۱۰۹۔برہان
۱۱۰۔اوّلیات
۱۱۱۔فطریات
۱۱۲۔حدسیات
۱۱۳۔مشاہدات
۱۱۴۔تجربیات
۱۱۵۔متواترات
۱۱۶۔قیاس جدلی
۱۱۷۔قیاس خطابی
۱۱۸۔قیاس شعری
۱۱۹۔قیاس سفسطی

علم کی تعریف:

کسی شے کی صورت کا ذہن میں آنا جیسے لفظ زید کہنے سے ذہن میں زید کی صورت آتی ہے وہ زید کا علم ہے۔

حُصُوْلُ صُوْرَةِ الشَّیْءِ فِی الْعَقْلِ.

الصُّوْرَةُ الْحَاصِلَةُ عِنْدَ الْمُدْرِكِ.

علم کی اقسام:

علم کی دو قسمیں ہیں:

۱۔تصور: شے کا وہ علم جو حکم سے خالی ہو۔ جیسے زید کا علم

هُوَ الإِدْرَاكُ الْخَالِیْ عَنِ الْحُكْمِ.

۱۔تصدیق: شے کا وہ علم جس میں ایک شے کا دوسری شے کے لئے اثبات یا نفی کی گئی ہو۔

جیسے زید عمر کا باپ ہے۔ زید عمر کا باپ نہیں ہے۔

هُوَ الإِدْرَاكُ مَعَ الْحُكْمِ.

تصور کی دو قسمیں ہیں:

۱۔تصور بدیہی: شے کا وہ علم تصوری جو بغیر تعریف کے سمجھ میں آجائے۔ جیسے پانی، ہوا، سردی۔

اَلْعَلْمُ التَّصَوُّرِیُّ حَاصِلٌ بِلَا نَظْرٍ وَ كَسْبٍ.

۲۔تصور نظری: شے کا وہ علم تصوری جو بغیر تعریف کے سمجھ میں نہ آئے۔

جیسے معرب، مبنی، مشتق، جامد۔

اَلْعِلْمُ التَّصَوُّرِیَّ حَاصِلٌ بِالْفِكْرِ وَالنَّظَرِ أَوْ

اَلْعِلْمُ التَّصَوُّرِیُّ مَا یُحْتَاجُ فِیْ حُصُوْلِهٖ إِلَى الْفِكْرِ وَالنَّظَرِ.

تصدیق کی دو قسمیں ہیں:

۱۔تصدیق بدیہی: شے کا وہ علم تصدیقی جس کے سمجھنے کے لئے قضایا ملانے کی ضرورت نہ ہو۔

جیسے دو چھ کا ثُلُث ہے۔

اَلْعِلْمُ التَّصْدِیْقِیُّ حَاصِلٌ بِلَا نَظْرٍ وَ كَسْبٍ.

۱۔تصدیق نظری: شے کا وہ علم یصدیقی جس کے سمجھنے کے لئے قضایا کو ملانا پڑے۔

جیسے عالَم کو بنانے والا ایک ذات پاک ہے۔

اَلْعِلْمُ التَّصْدِیْقِیُّ الْمُحْتَاجُ فِیْ حُصُوْلِهٖ إِلَى الْفِكْرِ وَالنَّظْرِ.

نظر وفکر: دو یا زیادہ تصدیقات کو ملا کر نامعلوم تصور یا تصدیق کے علم کو حاصل کرنے کا نام نظر و فکر ہے۔ تَرْتِیْبُ أُمُوْرٍ مَعْلُوْمَةٍ لِیَتَأَدّٰى ذٰلِكَ التَّرْتِیْبُ إِلٰى تَحْصِیْلِ الْمَجْهُوْلِ.

جیسے حیوان (تصور اول) + ناطق (تصور ثانی) = حیوان ناطق یعنی انسان۔

مذکورہ بالا مثال میں انسان سے متعلق دو باتیں معلوم تھیں، (۱) متحرک بالارادہ ہے یعنی اس میں حیوانیت پائی جاتی ہے۔ (۲) شعور یعنی نطق بھی انسان میں موجود ہے ان دونوں تصورات کو جب ملایا گیا تو انسان کی حقیقت و ماہیت معلوم ہو گئیں اور وہ حیوانِ ناطق ہونا ہے۔ اس طریقہ کو یعنی معلوم سے مجہول کا علم حاصل کرنے کو نظر و فکر کہتے ہیں۔

منطق کی تعریف:

۱) منطق ایسے قوانین کا علم ہے جن کی رعایت کر کے انسان نظر وفکر میں خطاء سے محفوظ رہتا ہے۔

۲) منطق ایسے قواعد کا علم ہے جو نظر وفکر میں خطاء سے بچاتا ہے۔

اَلْمَنْطِقُ عِلْمٌ بِقَوَانِیْنَ تَعْصِمُ مُرَاعَاتُهَا الذِّهْنَ عَنِ الْخَطَأِ فِی الْفِكْرِ.

منطق کا موضوع: معلومات تصوریہ اور تصدیقیہ اس حیثیت سے کہ وہ مجہول تصوری و تصدیقی تک پہنچانے والی ہوں۔

الْمَعْلُوْمَاتُ التَّصَوُّرِيَّةُ وَالتَّصْدِيْقِيَّةُ مِنْ حَيْثُ أَنَّهَا مَوْصُوْلَةٌ إِلَى الْمَجْهُوْلِ التَّصَوُّرِيِّ وَالتَّصْدِيْقِيِّ.

غرض وغایت: منطق کی غرض وغایت فکر میں درستگی پیدا کرنا ہے۔

الْعِصَابَةُ فِي الْفِكْرِ.

منطقی اس حیثیت سے کہ وہ منطقی ہے الفاظ سے بحث نہیں کرتا لیکن لوگوں سے فائدہ حاصل کرنے اور لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے وہ الفاظ سے بحث کرتا ہے تا کہ اس کے معنی سے افادہ و استفادہ کرسکیں اسی وجہ سے کتب منطق میں الفاظ کی بحث کو مقدم کیا جاتا ہے اور یہ الفاظ کی بحث لواحقات سے ہے نہ کہ منطق کے مقاصدات سے۔

دلالت: لغت میں دلالت کے معنی ہیں راہ دکھانا۔

اصطلاحی تعریف: شے کا اس طرح ہونا کہ اس کے علم سے دوسری شے کا علم لازم آئے۔

كَوْنُ الشَّيْءِ بِحَيْثُ يَلْزَمُ مِنَ الْعِلْمِ بِهِ الْعِلْمُ بِشَيْءٍ اٰخَرَ

دلالت کی دو قسمیں ہیں:

۱) دلالت لفظیہ: أَنْ يَّكُوْنَ الدَّالُّ فِيْهِ اللَّفْظُ. (جس میں دلالت کرنے والا لفظ ہو)

۱) دلالت غیر لفظیہ: لَا يَكُوْنَ الدَّالُّ فِيْهِ اللَّفْظُ. (جس میں دلالت کرنے والا لفظ نہ ہو)

دلالت لفظیہ اور غیر لفظیہ کی تین تین قسمیں ہیں۔

دلالت لفظیہ کی اقسام:

۱) دلالت لفظیہ وضعیہ: جس میں دال لفظ ہو اور دلالت باعتبار وضع کے ہو۔

جیسے لفظ زید کی دلالت اس کے مسمی پر۔

۲) دلالت لفظیہ طبعیہ: جس میں دال لفظ ہو اور دلالت باعتبار طبیعت کے ہو۔

جیسے لفظ اُح اُح کی دلالت سینے کی خرابی پر۔

۳) دلالت لفظیہ عقلیہ: جس میں دال لفظ ہو اور دلالت باعتبار عقل کے ہو۔

جیسے کوئی مہمل لفظ کی آواز سے یہ اندازہ لگانا کہ وہاں کوئی بولنے والا موجود ہے۔

دلالت لفظیہ کی اقسام:

۱) دلالت غیر لفظیہ وضعیہ: جس میں دال لفظ نہ ہو اور دلالت باعتبار وضع کے ہو۔

جیسے سڑک پر لگی سرخ روشنی کی دلالت راستہ کے بند ہونے پر۔

۲) دلالت غیر لفظیہ طبعیہ: جس میں دال لفظ نہ ہو اور دلالت باعتبار طبیعت کے ہو۔

جیسے کھوڑے کا ہنہنانا پانی کی طلب پر۔

۳) دلالت غیر لفظیہ عقلیہ: جس میں دالّ لفظ نہ ہو اور دلالت باعتبار عقل کے ہو۔

جیسے دھوویں کی دلالت آگ پر۔

منطقی ان چھ میں سے صرف دلالت لفظیہ وضعیہ سے بحث کرتا ہے اس لئے کہ دلالت لفظیہ وضعیہ موضوع ہے مخصوص معنی کے لئے اور سہولت کے ساتھ استفادہ غیر سے اور غیر کو فائدہ پہنچانا اسی دلالت سے ممکن ہے۔

دلالت لفظیہ وضعیہ کی تین قسمیں ہیں:

۱) دلالت مطابقی: لفظ معنی موضوع لہ کے کل پر دلالت کرے۔

أَنْ يَّدُلَّ اللَّفْظُ عَلٰى تَمَامِ مَا وُضِعَ لَهٗ.

جیسے لفظ انسان کی دلالت اس کے تمام معنی یعنی حیوان ناطق پر۔

۲) دلالت تضمّنی: لفظ کی دلالت جزءِ معنیٰ موضوع لہ پر ہو۔

أَنْ يَّدُلَّ اللَّفْظُ عَلىٰ جُزْءِ مَعْنَى الْمَوْضُوْعِ لَهٗ.

جیسے انسان کی دلالت ناطق پر۔

۳) دلالت التزامی: لفظ کی دلالت جس کے لئے وضع کیا گیا ہے اس کے کل وجز پر نہ ہو بلکہ اس کے لازم پر ہو۔ جیسے انسان کی دلالت سمجھ بوجھ رکھنے والے پر۔

دلالت تضمنی اور دلالت التزامی بغیر مطابقی کے نہیں پائی جاسکتیں اس لئے کہ جب کل کا تصور نہ ہو تو اس کے جز اور لازم کو متصور نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ وہ تابع ہوتے ہیں اور کل متبوع ہوتا ہے جبکہ دلالت مطابقی بغیر التزامی اور تضمنی کے متصور کی جاسکتی ہے۔ اس لئے کہ لفظ تمام معنیٔ موضوع لہ پر دلالت کرے اس حال میں نہ اس کے کوئی اجزاء ہوں اور نہ ہی اس کا کوئی لازم ہو۔

لازم: وہ معنی ہیں جو موضوع لہ کی ذات سے خارج ہوں لیکن موضوع لہ کے تذکرہ سے ذہن اس کی طرف منتقل ہو۔

جیسے لفظِ اندھا کے تصور سے بصر کا تصور۔ اسی طرح انسان کے تصور سے قابل ہونے کا تصور۔

مفرد: وہ لفظ جس کے اجزاء سے اسکے معنی کے اجزاء کی دلالت کا قصد نہ کیا جائے۔

اَلْمُفْرَدُ مَا لَا يُقْصَدُ بِجُزْئِهِ الدَّلَالَةُ عَلىٰ جُزْءِ مَعْنَاهُ

جیسے ہمزہ استفہام کی دلالت اس کے معنی پر۔

مفرد کے چار مصداق ہیں:

۱۔ جزء لفظ ہی نہ ہو جیسے ہمزۂ استفہام ۲۔ جزء معنی ہو جیسے زید

۳۔ جزء لفظ ہوں لیکن معنی کے اجزاء نہ ہوں۔ جیسے عبداللہ کہ یہ صرف ایک ذات کا نام ہے جبکہ لفظ کے دو جزء ہیں۔

۴۔ جزء لفظ بھی ہو اور معنی کے اجزاء بھی ہوں لیکن دلالت مقصود نہ ہو۔ جیسے شاب قرنا ھا جبکہ علم

میں ہو کر استعمال ہو۔

مرکب: قصد کیا جائے جزء لفظ سے جزء معنی پر

جیسے زید قائمٌ کی دلالت ذات اور اس کے کھڑے ہونے پر۔

مَا يُقْصَدُ بِجُزْئِهِ الدَّلَالَةُ عَلىٰ جُزْءِ مَعْنَاهُ.

مفرد کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ اسم: اگر اس کا معنی مستقل ہو مفہوم بتانے میں اور زمانے سے مقترن بھی نہ ہو وہ اسم ہے۔

هُوَ مَعْنَاهُ مُسْتَقِلٌّ بِالْمَفْهُوْمِيَّةِ وَلَمْ يَقْتَرِنْ ذٰلِكَ الْمَعْنىٰ بِزَمَانٍ مِنَ الْأَزْمِنَةِ الثَّلٰثَةِ.

۲۔ کلمہ: هُوَ مُفْرَدٌ مَعْنَاهُ مُسْتَقِلٌّ وَيَقْتَرِنُ ذٰلِكَ الْمَعْنىٰ بِزَمَانٍ.

۳۔ ادات: هُوَ مُفْرَدٌ مَعْنَاهُ مُحْتَاجٌ إِلىٰ ضَمِّ ضَمِيْمَةٍ.

نحویوں کی اصطلاح میں کلمہ کو فعل اور ادات کو حرف کہتے ہیں لیکن منطقیوں کے نزدیک کلمہ اور فعل میں کچھ فرق ہے۔ منطقی ان افعال کو کلمہ نہیں کہتے جس کے بعد اسم ظاہر کو فاعل بنایا جاسکے جیسے أَضرِبُ ، نَضرِبُ وغیرہ۔

مفرد کی معنی کے لحاظ سے تقسیم:

اگر مفرد کے معنی متعین اور متشخص ہیں جیسے اعلام تو اسے جزئی حقیقی کہا جاتا ہے۔ اور اگر متشخص نہ ہوں بلکہ تمام افراد کے لئے معنی مستوی ہوں تو اسے متواطی کہتے ہیں جیسے انسان کہ یہ اپنے تمام افراد پر اس کے معنی اولیٰ ہو تو اسے مشتق کہتے ہیں جیسے وجود کہ یہ واجب تعالیٰ کے لئے واجب ہے اور اس کے غیر کے لئے ممکن اسی طرح سفیدی دودھ کے لئے زیادہ اور کپڑے کے لئے کم۔

مشترک: اگر لفظ کے کئی معنی ہوں اور ہر معنی کے لئے اسے علیحدہ وضع کیا گیا ہو تو اسے مشترک کہتے ہیں جیسے عین اسے کبھی سونے اور کبھی آنکھ اور کبھی کونویں کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

منقول: لفظ کے کئی معنی ہوں لیکن ہر معنی کے لئے اسے علیحدہ علیحدہ وضع نہ کیا گیا ہو بلکہ ایک معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو اور بعد میں مناسبت کی وجہ سے دوسرے معنی کے لئے استعمال کیا گیا ہو۔ اور معنیٔ ثانی میں مشہور ہو گیا ہو۔

منقول کی تین قسمیں ہیں:

ا۔منقول عرفی: ناقل عرف عام ہو۔ جیسے دَابَّةٌ کہ اسکے اصل معنی زمین پر چلنا تھا لیکن عوام نے اسے چوپائیوں کے لئے نقل کرلیا۔

۲۔منقول شرعی: ناقل ارباب شرع ہوں۔ جیسے لفظ صلوۃ اس کے اصل معنی دعا ہے لیکن شرع نے اسے ارکان مخصوصہ کے لئے نقل کیا۔

۳۔منقول اصطلاحی: ناقل خواص ہوں یا کوئی طائفہ مخصوصہ (ایک مخصوص) گروہ ہو۔ جیسے لفظ اسم اس کے معنیٔ اصلی علو یعنی بلندی ہیں لیکن نحات نے اسے کلمہ مستقل غیر مقترن بزمان کے لئے نقل کیا۔

حقیقت اور مجاز: لفظ کو ایک معنی کے لئے وضع کیا گیا ہو اور دوسرے معنی میں بھی مستعمل ہو تو جب معنیٔ موضوع لہ مراد ہونگے تو اسے حقیقت کہیں گے اور معنیٔ ثانی مراد ہوں تو مجاز کہیں گے۔

مرادف: لفظ کئی ہوں لیکن معنی ایک ہی ہوں تو اسے مرادف کہتے ہیں۔ جیسے اسد (شیر) اور لَیث (شیر) اور غَیم (بارش) اور غَیث (بارش)

مرکب کی دو قسمیں ہیں:

ا۔مرکب تام: هُوَ مَا يَصِحُّ السُّكُوتُ عَلَيْهِ.

جب قائل خاموش ہو تو خبر یا طلب حاصل ہو۔

۲۔مرکب ناقص: هُوَ مَا لَا يَصِحُّ السُّكُوتُ عَلَيْهِ.

جب قائل خاموش ہو تو خبر یا طلب حاصل نہ ہو۔

مرکب تام کی دو قسمیں ہیں:

ا۔خبر/قضیہ: هُوَ مَا قُصِدَ بِهِ الْحِكَايَةُ وَ يَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْكِذْبَ نَحو السَّمَاء فَوْقَنَا.

۲۔انشاء: هُوَ مَا لَا قُصِدَ بِهِ الْحِكَايَةُ وَ لَا يَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْكِذْبَ نَحو السَّمَاء فَوْقَنَا.

انشاء کی اقسام جیسے امر، نہی، تمنی، ترجّی، عرض، قسم، استفہام، نداء وغیرہا۔

مرکب ناقص کی اقسام:

ا۔مرکب اضافی: جیسے غُلامُ زیدٍ

۲۔مرکب توصیفی: جیسے رجلٌ عالمٌ

۳۔مرکب تقییدی: جیسے فِی الدَّارِ

مفہوم: مَا حَصَلَ فِی الذِّهْنِ.

مفہوم کی دو قسمیں ہیں:

ا۔جزئی: هُوَ مَا يَمْنَعُ نَفْسَ تَصَوُّرِهِ عَنْ صِدْقِهِ عَلٰى كَثِيْرِيْنَ.

جس کا تصور ہی کئی افراد پر صادق آنے سے منع کرے جیسے زید اور عمر کا تصور۔

۲۔کلی: هُوَ مَا لَا يَمْنَعُ نَفْسَ تَصَوُّرِهِ عَنْ صِدْقِهِ عَلٰى كَثِيْرِيْنَ.

جس کا نفس تصور کثیرین پر صادق آنے سے منع نہ کرے جیسے انسان اور گھوڑا۔

کلی کی اقسام:

ا۔جس کے افراد خارج میں ممتنع ہوں۔ جیسے لاشیٔ

۲۔وہ کلی جس کے افراد ممکن ہوں لیکن پائے نہ جائیں۔ جیسے عنقاء

۳۔وہ کلی جس کے افراد ممکن ہوں مگر ایک ہی پایا جائے۔ جیسے شمس

۴۔وہ کلی جس کے افراد کئی ہوں لیکن متناہی ہوں۔جیسے سیارے شمس،قمر،مریخ،مشتری،عطارد،زھرہ

۵۔کلی کے افراد کثیر ہوں اور غیر متناہی ہوں جیسے انسان،بقر۔

دوکلیوں میں نسبت: دوکلیوں میں چار طرح کی نسبت متصور ہوسکتیں ہیں۔

ا۔تساوی: دوکلیوں میں سے ہرایک دوسری کلی پر پوری طرح صادق آئے جیسے انسان اور ناطق۔ ایسی دوکلیوں کو متساویان کہتے ہیں۔

أَنْ يَصْدُقَ كُلٌّ مِّنْهُمَا عَلىٰ مَا يَصْدُقُ عَلَيْهِ الْاٰخَرُ۔

۲۔عموم خصوص مطلق: دوکلیوں میں ایسی نسبت کہ ایک کلی دوسرے کے کل پر صادق آئے جبکہ دوسری پہلی کے بعض پر جیسے حیوان اور ناطق۔ان دوکلیوں کو عام خاص مطلق کہتے ہیں۔

أَنْ يَصْدُقَ أَحَدُهُمَا عَلىٰ كُلِّ مَا يَصْدُقُ عَلَيْهِ الْاٰخَرُ وَلَا يَصْدُقَ الْأَوَّلُ عَلىٰ جَمِيْعِ الْأَوَّلِ.

۳۔تباین: دوکلیوں میں وہ نسبت کہ دونوں کلیوں میں سے ہرایک کلی دوسری کے کسی فرد پر صادق نہ آئے۔ جیسے انسان اور گدھا۔ان دونوں کلیوں کو متبائنین کہتے ہیں۔

أَنْ لَا يَصْدُقَ كُلٌّ مِّنْهُمَا عَلىٰ شَيْءٍ مِّمَّا صَدَقَ عَلَيْهِ الْاٰخَرُ.

۴۔عموم خصوص من وجہٍ: دوکلیوں میں ایسی نسبت کہ ان میں سے ہر کلی دوسری کے بعض پر صادق آئے۔ جیسے سفید اور حیوان

أَنْ يَّصْدُقَ عَلىٰ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلىٰ بَعْضِ الْاٰخَرِ.

کلیات خمس: کلی کل پانچ ہیں:

۱)جنس: وہ کلی ہے جو ایسے افراد کثیرہ پر بولی جائے جن کی حقیقتیں مختلف ہوں مَا هُوَ کے جواب میں۔

مَا هُوَ کے جواب میں کی تشریح: مَا هُوَ سے سوال شے کی ماہیت کے متعلق کیا جاتا ہے۔کبھی

ماہیت کے متعلق سوال ایک حقیقت رکھنے والے افراد کے ذریعے ہوتا ہے۔جیسے زَيْدٌ وَ عُمَرُ وَ بَكرٌ مَا هُمْ تو جواب میں جو کلی آئے گی وہ نوع ہے۔

اور اگر مَا هو سے سوال کئی حقیقت رکھنے والے افراد کے ذریعے سے کیا جائے جیسے الْإِنْسَانُ وَالْفَرَسُ وَالْغَنَمُ مَا هُمْ تو جواب میں جو کلی آئے گی وہ جنس ہوگی جیسے مندرجہ بالا کے جواب میں حیوان۔

هُوَ كُلِّي مَقُوْلٌ عَلىٰ كَثِيْرِيْنَ مُخْتَلِفَتَيْنِ بِالْحَقَائِقِ فِيْ جَوَابِ مَا هُوَ.

۲)نوع: وہ کلی جو ایسے افرادِ کثیرہ پر بولی جائے جن کی حقیقت ایک ہو ماھو کے جواب میں۔

جیسے زید و عمر و بکر ماھم تو جواب میں الإنسان بولا جائے۔

۳)فصل: وہ کلی ہے جو کسی شے پر أَيُّ شَيْءٍ هُوَ فِيْ ذَاتِهٖ کے جواب میں بولی جائے۔

جیسے الإنسان أَيُّ شَيْءٍ هُوَ فِيْ ذَاتِهٖ تو جواب میں آئے گا ناطق۔

هُوَ كُلِّي مَقُوْلٌ عَلىٰ شَيْءٍ فِيْ جَوَابِ أَيِّ شَيْءٍ هُوَ فِيْ ذَاتِهٖ.

۴)خاصہ: وہ کلی ہے جو افراد کی حقیقت سے خارج ہوتی ہے اور ایسے افراد پر بولی جاتی ہے جن کی حقیقت ایک ہو۔جیسے ہنسنے والا اور کتابت کرنے والا۔انسان کے لئے۔

هُوَ كُلِّي خَارِجٌ عَنْ حَقِيْقَةِ الْأَفْرَادِ مَحْمُوْلٌ عَلىٰ أَفْرَادٍ وَاقِعَةٍ تَحْتَ حَقِيْقَةٍ وَاحِدَةٍ.

۵)عرض عام: وہ کلی ہے جو ایسے افراد کی حقیقت سے خارج ہو اور ایسے افراد پر بولی جائے جن کی حقیقت جدا جدا ہو۔ جیسے ماشی ہونا، یہ انسان اور فرس دونوں کے لئے عام ہے۔

اجناس عشر: کل اجناس دس ہیں اور عالم میں کوئی ان سے خالی نہیں ان اجناس کو مقولات عشر بھی کہتے ہیں ان میں سے ایک جوہر ہے اور باقی عرض ہیں۔جوہر قائم بالنفس کو کہتے ہیں جبکہ عرض قائم بالغیر کو کہتے ہیں یعنی اپنے وجود میں جوہر کے محتاج ہوتے ہیں۔

جوہر: هُوَ الْمَوْجُوْدُ لَا فِيْ مَوْضُوْعٍ.

عرض وہ موجود شے ہے جو کسی محل میں نہ ہو۔

عرض: هُوَ الْمَوْجُوْدُ فِي الْمَوْضُوْعِ.

جوہر وہ موجود شے ہے جو کسی محل میں رہ کر پائی جائے، بغیر محل کے اس کا وجود نہ ہو۔

جیسے رنگ۔ عرض کو مقبولاتِ عرضیہ بھی کہتے ہیں۔

۱) کَمْ: وہ عرض ہے جو بالذات قسمت اور تجزی کو قبول کرے۔

کم کی دو قسمیں ہیں: ا۔کم متصل جیسے مقدار ۲۔کم منفصل جیسے عدد

کم متصل کی دو قسمیں ہیں:

ا۔جس کے اجزاء مفروضہ میں اجتماع نہ ہو سکے جیسے زمانہ۔

۲۔جس کے اجزاء جمع ہو سکیں جیسے جسم کے لئے تین جہتیں سطح کے لئے دو جہتیں۔

۲) کَیْف: وہ عرض ہے جو قسمت کو قبول نہیں کرتا جیسے بہادری، سردی، گرمی۔

۳) اضافت: نسبت مکرّرہ کو کہتے ہیں۔ یعنی ایک کا تعقّل دوسرے پر موقوف ہو۔ جیسے باپ کا ہونا اس کی اولاد کے تعقّل پر موقوف ہے۔

۴) أَیْنَ: وہ نسبت ہے جو مکان کی طرف متمکِّن ہوتی ہے یعنی کوئی شے اس میں ہو۔

جیسے زید فی الدار اسی طرح سے الماءُ فی الکأس

اس کی دو قسمیں ہیں:

ا۔أَیْنَ حقیقی: شئ کا مکان خاص میں ہونا اس طرح سے کہ کوئی غیر کی اس میں وسعت نہ ہو جیسے پانی گلاس میں۔

۲۔أَیْنَ غیر حقیقی: جو پہلے کی طرح سے نہ ہو۔ جیسے زید گھر میں ہے۔

۵) مِلْک: وہ ہیئت ہے جو جسم کو عارض ہوتی ہے اس مُلاصِق (ملانے والے) کے سبب سے اور وہ چیز منتقل ہو اس کے انتقال کے ساتھ۔ جیسے جوتا پہننا اسی طرح قمیص پہننا۔

اس کی دو قسمیں ہیں:

ا۔طبعی : جیسے بلّی کے لئے اس کی کھال۔

۲۔عرضی: جیسے کپڑے جو پورے بدن کو شامل ہوں۔

۶) فعل: شے کا اخراج (نکالنا) قوت سے فعل کی طرف بتدریج۔

جیسے ٹھنڈک، گرم پانی کا ٹھنڈا ہونا۔

۷) انفعال: شے کا خروج کرنا قوت سے فعل کی طرف بتدریج۔ جیسے لکڑی کا آری سے کاٹنا۔

۸) مَتٰی: شے کو نسبت دینا کسی زمانے کے ساتھ جیسے روزہ دن میں ہے۔

۹) وضع: وہ ہیئت ہے جو کسی شے کو عارض ہوتی ہے اس کے بعض اجزاء کو اجزاء کی طرف نسبت دینے سے۔ جیسے بیٹھنا اور کھڑے ہونا۔

۱۰) عرض: کی دو قسمیں ہیں:

ا۔عرض لازم: وہ عرض ہے جس کا شے سے جدا ہونا ممتنع ہو جیسے چار سے زوجیت کا اور تین سے فردیت کا اور حبشی سے کالا ہونا۔

۲۔عرض مفارق: وہ عرض ہے جس کا شے سے جدا ہونا ممتنع نہ ہو جیسے انسان سے بالفعل کتابت کا جدا ہونا۔

عرض کی صورتیں:

ا۔عرض معروض سے جدا نہ ہوتا ہو۔ جیسے افلاک کے لئے حرکت (عندالفلاسفۃ)

۲۔عرض معروض سے زائل ہوتا ہو لیکن آہستہ اور دیر سے۔ جیسے جوان سے جوانی۔

۳۔یا جلدی سے جدا ہو۔ جیسے شرمندگی کی سرخی اور خوف کی زردی۔

تعریفات: تصوراتِ معلومہ کے ذریعے تصوراتِ مجہولہ تک پہنچنے کو تعریفات اور قول شارح کہتے ہیں۔

اس کی چار قسمیں ہیں:

۱۔حدتام: شے کی تعریف جنس قریب اور فصل قریب کے ذریعے کی جائے جیسے انسان کی تعریف حیوان ناطق کے ذریعے۔

۲۔حدناقص: شے کی تعریف جنس بعید یا فصل قریب کے ذریعے ہو یا صرف فصل قریب کے ذریعے ہو جیسے انسان کی تعریف جسم ناطق یا صرف ناطق کے ذریعے۔

۳۔رسم تام: شے کی تعریف جنس قریب اور خاصّہ کے ذریعے ہو جیسے انسان کی تعریف حیوان ضاحک کے ذریعے سے۔

۴۔رسم ناقص: شے کی تعریف جنس بعید یا خاصّہ کے ذریعے یا صرف خاصّہ کے ذریعے سے جیسے انسان کی تعریف جسم ضاحک یا صرف ضاحک کے ذریعے۔

حجّت (تصدیقات کی بحث

قضیہ: وہ قول ہے جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا کہا جاسکے۔

هُوَ قَوْلٌ يُقَالُ لِقَائِلِهِ أَنَّهُ صَادِقٌ فِيْهِ أَوْ كَاذِبٌ.

قَوْلٌ يَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْكِذْبَ.

نحوی اسے جملہ خبریہ کہتے ہیں۔

قضیہ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔قضیہ حملیہ ۲۔قضیہ شرطیہ

۱۔قضیہ حملیہ: وہ قضیہ ہے جس میں ایک شے کے لئے دوسری شے کے ثبوت کا حکم ہو یا ایک شے سے دوسری شے کی نفی کی گئی ہو۔

مثال اول: زَيْدٌ قَائِمٌ (زید کے لئے قیام کا اثبات)

مثال ثانی: زَيْدٌ لَيْسَ بِقَائِمٍ (زید کے لئے قیام کی نفی)

هُوَ قَضِيَّةٌ مَا حُكِمَ فِيْهَا بِثُبُوْتِ شَيْءٍ بِشَيْءٍ أَوْ نَفْيٌ عَنْهُ.

۲۔قضیہ شرطیہ: وہ قضیہ ہے جس کا انحلال دو قضیوں کی طرف ہو۔

جیسے إِنْ كَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً فَالنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ

اس قضیہ میں دو قضیوں کو ملایا گیا ہے، ۱۔الشمس طالعة ۲۔النهار موجود

يَنْحَلُّ إِلىٰ قَضِيَتَيْنِ

قضیہ حملیہ کی دو قسمیں ہیں:

۱۔موجبہ: وہ قضیہ حملیہ ہے جس میں ایک شے کے لئے دوسری شے کو ثابت کیا گیا ہو۔

جیسے زيد قائم، الإنسان حيوان

۲۔سالبہ: وہ قضیہ حملیہ ہے جس میں یہ حکم ہو کہ ایک شے دوسری شے کے لئے ثابت نہیں۔

جیسے زيد ليس بقائم، الإنسان ليس بفرس

قضیہ حملیہ کے تین اجزاء ہیں:

۱۔محکوم علیہ: محکوم علیہ کوموضوع بھی کہتے ہیں اورنحوی اسے مبتداء سے تعبیر کرتے ہیں۔

۲۔محکوم بہ: اسے محمول بھی کہتے ہیں اورنحوی اسے خبر سے تعبیر کرتے ہیں۔

۳۔رابطہ: موضوع اورمحمول میں رابطہ کرنے والے کورابطہ کہتے ہیں

جیسے زید ھو قائم

زید محکوم علیہ،قائم محکوم بہ،ھو رابطہ۔کبھی لفظاً رابطہ کوحذف کردیا جاتا ہے لیکن معنی میں محذوف نہیں ہوتا۔

جیسے زید قائم

قضیہ شرطیہ کے تین اجزاء ہیں:

۱۔مقدم : قضیہ شرطیہ کے جزء اول کومقدم کہتے ہیں۔

۲۔تالی : قضیہ شرطیہ کے جزء ثانی کوتالی کہتے ہیں۔

۳۔رابطہ: قضیہ شرطیہ کے مقدم اورتالی کے ملانے والے کورابطہ کہتے ہیں۔

جیسے إن کانت الشمس طالعة کان النهار موجود

رابطہ مقدم تالی

موضوع کے اعتبار سے قضیہ کی تین قسمیں ہیں:

۱۔موضوع اگرمعین مشخص ہوتوایسے قضیہ کوشخصیہ مخصوصہ کہتے ہیں۔

۲۔موضوع اگرمعین اورمشخص نہ ہواورکلی ہواورحکم نفس حقیقت پرہوتواسے قضیہ طبعیہ کہتے ہیں۔

جیسے الإنسان نوع، الحیوان جنس

۳۔موضوع کے افراد کی کمیت بیان کی گئی ہوکل اوربعض کے ذریعے سے تواسے قضیہ محصورہ کہتے ہیں۔

جیسے کل إنسان حیوان، بعض الحیوان إنسان

اوراگرکمیت افراد کا تذکرہ نہ ہواورحکم افراد پرہوتواسے قضیہ مہملہ کہتے ہیں۔

جیسے الإنسان فی خسرٍ

قضیہ محصورہ کی چارقسمیں ہیں:

۱۔موجبہ کلیہ : جیسے کل إنسان حیوان

۲۔موجبہ جزئیہ : جیسے بعض الحیوان أسود

۳۔سالبہ کلیہ : جیسے لاشیءَ من الإنسان بحجر

۴۔سالبہ جزئیہ : جیسے بعض الإنسان لیس بأسود

سُوَرِقضیہ:

سور باڑ کو کہتے ہیں جس سے کسی شہر کو یا جگہ کو محصور کیا جاتا ہے۔قضیہ محصورہ کو بھی کمیت بیان کرنے والے افراد کے ذریعے محصور کیا جاتا ہے اس لئے ان الفاظ کو بھی سور کہتے ہیں۔

اسوارقضیہ کی چارقسمیں ہیں:

۱۔موجبہ کلیہ کے لئے کل اور لام استغراق

۲۔موجبہ جزئیہ کے لئے بعض اور واحد

۳۔سالبہ کلیہ کے لئے لاشیءَ اور لاواحدَ

۴۔سالبہ جزئیہ کے لئے لیس بعض اور بعض لیس اورلیس

جیسے بعض الفواکہِ لیس بحلوٍ

حمل کی دوقسمیں ہیں:

۱۔حمل بالاشتقاق : اگرحمل لفظ ''ذو'' یا لام جارہ کے واسطے سے ہوتواسے حمل بالاشتقاق کہتے ہیں۔

جیسے المال لزید، زید ذو مالٍ

۲۔حمل بالمواطات:اگرحمل مندرجہ بالاوسائل کے بغیرہوتواسے حمل بالمواطات کہتے ہیں۔

جیسے زید قائم و عمرو طبیب

قضیہ حملیہ کی اس کے موضوع کے وجود کے اعتبار سے تقسیم:

۱۔قضیہ خارجیہ: اگر قضیہ حملیہ کا موضوع خارج میں موجود ہو اور اس قضیہ میں حکم اس اعتبار سے ہو کہ موضوع متحقق ہے۔

جیسے الإنسان کاتبٌ

اس قضیہ میں انسان کے لئے کتابت کا حکم لگایا گیا ہے۔ اس اعتبار سے کہ موضوع خارج میں موجود ہو کر اس طرح پایا جاتا ہے۔

۲۔قضیہ ذہنیہ: قضیہ کا موضوع ذہن میں موجود اور جو اس پر حکم لگایا گیا ہو وہ بھی ذہن میں موجود ہونے کی خصوصیات سے ہو تو ایسے قضیہ کو قضیہ ذہنیہ کہتے ہیں۔ جیسے الإنسان کلی

۳۔قضیہ حقیقیہ: اگر حکم اس اعتبار سے لگایا گیا ہو کہ قضیہ کا محمول فی الواقع موجود ہو قطع نظر اس بات کے کہ محمول اس کے لئے خارج کی خصوصیات سے تو اسے قضیہ حقیقیہ کہتے ہیں۔

جیسے الأربعة زوج

حرف سلب کے اعتبار سے قضیہ کی دو قسمیں ہیں:

۱۔معدولہ: حرف سلب اگر موضوع یا محمول کا جزء ہو یا دونوں کا جزء ہو تو اسے قضیہ معدولہ کہتے ہیں۔

موجبہ کی مثالیں

۱۔موضوع کا جزء — جیسے — الإنسان حجرٌ

۲۔محمول کا جزء — جیسے — زید لیس بعالمٍ. الحمار لا حیٌّ

۳۔موضوع اور محمول کا جزء — جیسے — الاّ إنسان لا ضاحکٌ

سالبہ کی مثالیں

۱۔موضوع کا جزء — جیسے — الاّ حیٌّ لیس بعالم

۲۔محمول کا جزء — جیسے — العالم لیس بلاحیٍّ

۳۔موضوع اور محمول کا جزء — جیسے — الاّ حیٌّ لیس بلاضاحك

۲۔غیر معدولہ: حرف سلب موضوع یا محمول یا دونوں کا جزء ہو۔

غیر معدولہ موجبہ کو مُحَصَّلة کہتے ہیں۔ غیر معدولہ سالبہ کو بسیطة کہتے ہیں۔

جہت قضیہ: موضوع اور محمول کے درمیان نفس الامر میں ایک نسبت ہوتی ہے وہ نسبت یا تو ضروری ہوتی ہے یا واجب یا ممکنہ اور جس قضیہ میں جہت مذکور ہوتی ہے اسے موجہہ کہتے ہیں اور رباعیہ بھی کہتے ہیں اس لئے کہ اب قضیہ تین اجزاء کی بجائے چار اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے۔

قضیہ موجہہ کُل ۱۳ ہیں ان میں ٦ بسائط ہیں اور ٧ مرکبات۔

قضیہ موجّہہ بسیطہ:

۱۔ضروریہ مطلقہ: وہ قضیہ موجہہ بسیطہ ہے جس میں یہ حکم ہو کہ مجھول کا موضوع کے لئے ثبوت یا محمول کا موضوع سے سلب ضروری ہے جب تک ذاتِ موضوع موجود ہے۔

جیسے الإنسان حیوان بالضَّرُورةِ

اس میں یہ حکم ہے کہ انسان کے لئے حیوانیات کا ثبوت ضروری ہے۔

اور الإنسان لیس بحجر بالضرورة

اس میں یہ حکم ہے کہ انسان کے لئے حجر نہ ہونا ضروری ہے جب تک ذات موضوع یعنی انسان ضروری ہے۔

وجہ تسمیہ: اسے ضروریہ مطلقہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ قضیہ ضرورت کی جہت پر مشتمل ہے اور مطلقہ

اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں صفت یا وقت کی قید نہیں۔

<u>۲۔دائمہ مطلقہ</u>: وہ قضیہ موجہہ بسیطہ ہے جس میں یہ حکم ہو کہ محمول کا موضوع کے لئے ثبوت یا محمول کا موضوع سے سلب دائمی ہے جب تک ذاتِ موضوع موجود ہے۔

جیسے   کل فلكٍ متحرّك بالدوام

اس قضیہ میں یہ حکم ہے کہ فلک کے لئے حرکت کا ثبوت دائمی ہے جب وہ موجود ہے۔

اور   وَلَا شَیْءَ مِن الفلك بساكنٍ بالدوام

اس قضیہ میں یہ حکم ہے کہ محمول یعنی سکون کا سلب موضوع سے دائمی ہے جب تک فلک موجود ہے۔

<u>وجہ تسمیہ</u>: دائمہ مطلقہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں دوام کی قید ہے اور مطلقہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں کسی وقت یا صفت کی قید نہیں۔

<u>ضرورت اور دوام میں فرق</u>:

ضرورت ایسا مفہوم ہے جس کا موضوع سے جدا ہونا ممتنع ہو جبکہ دوام ایسے مفہوم کو کہتے ہیں کہ وہ موضوع کو تمام اوقات و زمان میں شامل ہو موضوع سے جدا نہ ہوتا ہو لیکن جدا ہونا ممکن ہو جیسے افلاک کے لئے حرکات کہ افلاک کے لئے حرکات کا جدا ہونا ممکن ہے لیکن جدا نہیں۔ (عندالفلاسفہ)

ضرورت اور دوام میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے ضرورت خاص ہے اور دوام عام۔

<u>۳۔مشروطہ عامہ</u>: وہ قضیہ موجہہ بسیطہ ہے جس میں یہ حکم ہو کہ محمول کا موضوع کے لئے ثبوت یا محمول کی موضوع کے لئے ثبوت یا محمول کی موضوع سے نفی یا سلب ضروری ہے جب ذاتِ موضوع موصوف ہے اس وصف مذکورہ کے ساتھ۔

جیسے   کُلُّ کَاتِب متحرك الأصابع بالضرورة مادام كاتباً

اس قضیہ میں یہ حکم ہے کہ محمول یعنی تحرک اصابع موضوع یعنی کاتب کے لئے ضروری ہے۔

<u>وجہ تسمیہ</u>: اسے مشروطہ کہتے ہیں کہ یہ وصف کے ساتھ مشروط ہے اور عامّہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ مشروطہ خاصّہ سے عام ہے۔

<u>۴۔عرفیہ عامّہ</u>: وہ قضیہ موجہہ بسیطہ ہے جس میں یہ حکم ہو کہ محمول کا موضوع کے لئے ثبوت یا محمول کا موضوع سے سلب دائمی ہے جب تک ذاتِ موضوع موصوف ہے وصفِ مذکورہ کے ساتھ۔

جیسے   كلّ كاتب متحرك الأصابع بالدوام مادام كاتباً

اس قضیہ میں یہ حکم ہے کہ تحرک اصابع (محمول) موضوع یعنی کاتب کے لئے دائمی ہے جب تک موضوع یعنی کاتب کتابت کر رہا ہے۔

<u>وجہ تسمیہ</u>: اسے عرفیہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا معنی سالبہ کی صورت میں معروف ہوتا ہے اور عامّہ اس لئے کہتے ہیں یہ عرفیہ خاصّہ سے اعمّ ہے۔

<u>۵۔وقتیہ مطلقہ</u>: وہ قضیہ موجہہ بسیطہ ہے جس میں یہ حکم ہو کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے ضروری ہے یا محمول کی نفی موضوع سے ضروری ہے وقتِ معین میں۔

جیسے كلُّ قمرٍ منخسفٌ بالضرورة وقتَ حیلولة الارض بینه وبین الشمس

اس قضیہ میں یہ حکم ہے کہ محمول یعنی زمین کا چاند اور سورج کے درمیان حائل ہونا موضوع یعنی قمر منخسف کے لئے ضروری ہے ایک خاص وقت میں اور وہ وقت زمین کا سورج اور چاند کے درمیان حائل ہونے کا وقت ہے۔

<u>وجہ تسمیہ</u>: اسے وقتیہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ الضرورة الوقتیة پر مشتمل ہے اور مطلقہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں اللادوام کی قید نہیں۔

<u>۶۔منتشرہ مطلقہ</u>: وہ قضیہ موجہہ بسیطہ ہے جس میں یہ حکم ہو کہ محمول کا ثبوت موضوع کے لئے یا محمول کی نفی موضوع سے ضروری ہے کسی وقتِ غیر معین میں۔

جیسے   كل حيوان مُتَنَفِّسٌ بالضرورة وقتاً مَّا

اس قضیہ میں یہ حکم ہے کہ محمول یعنی سانس لینے والا ہونا یہ موضوع یعنی حیوان کے لئے ضروری ہے کسی بھی وقت میں۔

وجہ تسمیہ: اسے منتشرہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں وقت معین نہیں ہوتا اور مطلقہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں اللاّ دوام کی قید نہیں ہوتی۔

۷۔مطلقہ عامّہ: وہ قضیہ موجہہ بسیطہ ہے جس میں یہ حکم ہو کہ محمول موجود ہے موضوع کے لئے یا موجود نہیں ہے تین زمانوں میں سے کسی ایک زمانے میں۔

جیسے   كل إنسان ضاحك بالفعل

اس قضیہ میں یہ حکم ہے کہ محمول یعنی ہنسنے کا وجود موضوع یعنی انسان کے لئے ہے اور اس کا صدور تین زمانوں میں سے ایک زمانے میں ہوتا ہے۔

وجہ تسمیہ: اسے مطلقہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس قضیہ موجبہ مطلق رکھا جاتا ہے اور اس میں ضرورة لاضرورة اور دوام لادوام کی قید نہیں لگائی جاتی تو اس سے نسبت کا بالفعل ہونا ہی سمجھا جاتا ہے، اور عامہ اس لئے کہ یہ وجودیہ لاضرورية اور وجودية لا دائمة سے عام ہے۔

۸۔ممکنہ عامّہ: وہ قضیہ موجہہ بسیطہ ہے جس میں یہ حکم ہو کہ محمول کا موضوع کے لئے ہونا ضروری نہیں۔

جیسے   كل نار حارَّة بالإمكان العام

اس قضیہ میں یہ حکم ہے کہ محمول یعنی گرم ہونا اس کا موضوع یعنی آگ کے لئے اس کی جانب مخالف (سرد ہونا) کا ہونا ضروری نہیں یعنی گرم کے علاوہ کا ہونا ضروری نہیں۔ اگر جانب مخالف (سرد ہونا) ضروری ہوتا تو آگ ٹھنڈی ہوتی۔

وجہ تسمیہ: اسے ممکنہ اس لے کہتے ہیں کہ یہ امکان پر مشتمل ہوتا ہے اور عام اس لئے کہتے ہیں کہ یہ تمام قضایا بسیطہ سے اَعَم ہے۔

قضیہ مرکبہ: وہ قضیہ موجہہ ہے جس کی حقیقت ایجاب وسلب سے مرکب ہو۔ قضیہ موجہہ مرکبہ میں اس بات کا اعتبار کہ موجبہ ہے یا سالبہ، اس کے لئے جزءِ اول کو دیکھا جائے گا۔ اگر جزءِ اول موجبہ ہے تو قضیہ موجبہ ہوگا۔ اگر جزءِ اول سالبہ ہے تو قضیہ سالبہ۔

۱۔مشروطہ خاصّہ: مشروطہ مقید ہو لادوامِ ذاتی کی قید کے ساتھ۔

جیسے   كل كاتب متحرك الأصابع بالضرورة مادام كاتباً لا دائماً

(ہر کاتب جب تک وہ کتابت کر رہا ہے تو اس کی انگلیاں ہلنے والی ہیں یہ حکم ضروری ہے ہمیشہ کے لئے نہیں)

لادائما: یعنی لا شيءَ من الكاتبِ بمتحرك الأصابع بالفعل.

(یعنی کوئی کاتب نہیں ہے متحرک الاصابع تین زمانوں میں سے ایک زمانے میں)

۲۔عرفیہ خاصّہ: عرفیہ عامّہ جو لادوامِ ذاتی کی قید کے ساتھ ہو۔

جیسے   كل كاتب متحرك الأصابع بالدوام كاتباً لادائما

(ہر کاتب جب تک وہ کتابت کر رہا ہے تو اس کی انگلیاں ہلنے والی ہیں یہ حکم دائمی ہے ہمیشہ کے لئے نہیں)

لادائما: یعنی لَا شيءَ مِنَ الْكاتبِ بمتحرك الأَصابع بالفعل.

(یعنی کوئی کاتب نہیں ہے متحرک الاصابع تین زمانوں میں سے ایک زمانے میں)

۳۔وجودیہ لاضروریہ: مطلقہ عامّہ مقید ہو لاضرورتِ ذاتی کی قید کے ساتھ۔

جیسے   كل إنسان كاتب بالفعل لا بالضرورة

لابالضرورة: لا شيء من الإنسان بكاتب بالإمكان العام

۴۔وجودیہ لادائما: مطلقہ عامّہ مطلق ہو لادوام ذاتی کے ساتھ۔

جیسے   كل إنسان ضاحك بالفعل لادائماً

لادائما: لا شيء من الإنسان بضاحك بالفعل.

۵۔وقتیہ مطلقہ: وقتیہ مطلقہ جب مقید ہو لا دوام ذاتی کی قید کے ساتھ۔

جیسے کل قمر منخسف بالضرورة وقتَ حيلولة الأرض بينه وبين الشمس لادائما

لادائما: لا شیء من القمر بمنسف بالفعل

۶۔منتشرہ مطلقہ: منتشرہ مطلقہ جب مقید ہو لا دوام ذاتی کے ساتھ۔

جیسے کل إنسان متنفس بالضرورة فی وقتٍ مّا لادائما

لادائما: لا شیء من الإنسان بمتنفس بالفعل

۷۔ممکنہ عامّہ: وہ قضیہ موجہہ ہے جس میں ضرورت کے جانب وجود اور عدم دونوں سے ارتفاع کا حکم ہو

جیسے کل إنسان ضاحك بالإمكان الخاصّ

کل إنسان ماشٍ بالإمكان الخاص

ممکنہ خاصہ جب لاضرورت کی قید کے ساتھ ہو تو ممکنہ خاصہ ہوتا ہے

جیسے کل إنسان کاتب بالإمكان الخاص

اس قضیہ کا معنی ہے کل إانسان کاتب بالإمكان العام.

ولا شیء من الإنسان بکاتبٍ بالإمكان العام۔

لا دوام سے یعنی لا دائما جو کہ مرکبہ کے آخر میں اشارۃً (جو ایک قضیہ کی طرف دلالت کرتا ہے) ذکر ہوتا ہے اس سے مراد مطلقہ عامّہ ہے اور لاضرورت اشارہ ہوتا ہے ممکنہ عامّہ کی طرف جب کوئی کہے کل إنسان ضاحك بالفعل لادائما تو یہ لا دائما سے اس کی مراد لا شیء من الإنسان بضاحك بالفعل ہے۔

پانچ مرکبہ کے دوسرے جزء مطلقہ عامّہ لا دوام کی قید ہے۔ جبکہ دو مرکبہ ممکنہ عامہ یعنی ان کے ساتھ لاضرورت کی قید ہے۔ مرکبات کے پہلے اجزاء میں تین ضروریہ ہے۔

نمبر۱: مشروطہ عامّہ

نمبر۲: وقتیہ مطلقہ

نمبر۳: منتشرہ مطلقہ

جبکہ ایک دائمہ ہے یعنی عرفیہ عامہ دو مطلقہ عامہ ہے۔

۱۔وجودیہ لاضروریہ کا جزء

۲۔وجودیہ لادائمہ کا پہلا جزء

جبکہ ایک کا پہلا جزء ممکنہ عامّہ ہے وہ قضیہ ممکنہ خاصّہ ہے۔

قضیہ شرطیہ کی دو قسمیں ہیں:

۱۔قضیہ شرطیہ متّصلہ: وہ قضیہ شرطیہ ہے جس میں یہ حکم ہو کہ ایک نسبت ثابت ہے دوسری نسبت کے ثبوت کی نفی کی تقدیر پر۔

موجبہ کی مثال: إن كان زيد إنساناً كان حيواناً

اس قضیہ میں حکم ہے کہ زیدٌ انسانٌ کے ثبوت کی تقدیر پر اس کے لئے حیوانیت ثابت ہے۔

نفی کی مثال: لیس البتته إذا کان زید إنساناً کان فرساً

اس قضیہ میں یہ حکم ہے کہ زید سے انسانیت کی نفی نہیں ہے تو وہ گھوڑا بھی نہیں ہے۔

۲۔قضیہ شرطیہ منفصلہ: وہ قضیہ شرطیہ ہے جس میں یہ حکم ہو کہ دو اشیاء میں منافات ہے یا دو اشیاء میں منافات کی نفی ہے۔ جیسے هذا العدد إمّا زَوْج أو فرد

اس قضیہ میں ہے حکم ہے کہ زوج اور فرد جو کہ امر ہیں ان میں منافات ہے یعنی دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

قضیہ شرطیہ منفصلہ کی تین قسمیں ہیں:

۱۔حقیقیہ: قضیہ میں حکم ہو کہ دونوں نسبتوں میں منافات ہے جمع ہونے میں بھی اور مرتفع ہونے میں بھی۔

جیسے   هذا العدد إما زوج أو فرد

اس قضیہ میں زوجیت اور فردیت کے درمیان منافات کو ذکر کیا گیا۔ عدد معیّن میں جیسے چار ہے ان دونوں میں زوجیت اور فردیت جمع نہیں ہوسکتی۔ یعنی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ چار کا عدد زوج بھی ہے اور فرد بھی ہے اسی طرح ہے یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ چار کا عدد زوج بھی نہیں اور فرد بھی نہیں۔ یعنی اجتماع بھی محال اور ارتفاع بھی محال۔

۲۔ مانعۃ الجمع: وہ قضیہ ہے جس میں دونسبتوں میں ایسی منافات کا تذکرہ ہو کہ وہ جمع نہ ہوسکیں ہاں ارتفاع ممکن ہو۔

جیسے   هذا الشیء إما شجر أو حجرٌ

اس قضیہ میں یہ حکم ہے کہ شیٔ معیّن حجر اور شجر دونوں ساتھ نہیں ہوسکتے۔

جیسے انسان یہ نہیں ہوسکتا کہ یہ حجر بھی ہو اور شجر بھی ہاں یہ ہوگا کہ دونوں مرتفع ہوجائیں۔

۳۔ مانعۃ الخلو: وہ قضیہ شرطیہ ہے جس میں یہ حکم ہو کہ دونسبتوں میں منافات کا ذکر ہے وہ جمع ہوسکتی ہیں رفع نہیں ہوسکتیں۔

جیسے   إمّا أن یکونَ زیدٌ فی البحرِ أو لا یغرقُ

اس قضیہ میں یہ حکم ہے کہ دونسبتیں زید کا سمندر میں ہونا اور غرق نہ ہونا یہ جمع ہوسکتے ہیں لیکن دونوں کا نہ ہونا یعنی زید سمندر میں نہیں ہے اور غرق ہوجائے یہ محال ہے۔

اسوار شرطیات:

۱۔ موجبہ کلیہ کا سور متصلہ میں: متیٰ وَ مَھما وَ کُلَّمَا   منفصلہ میں: دائماً

۲۔ سالبہ کلیہ کا سور متصلہ اور منفصلہ میں: لیس ألبتّةَ

۳۔ موجبہ جزئیہ کا سور متصلہ اور منفصلہ میں: قَدْ یکون

۴۔ سالبہ جزئیہ کا سور متصلہ اور منفصلہ میں: قَد لَا یکون

شرطیہ کی طرفین:

شرطیہ میں مقدم اور تالی تحلیل کے بعد قضیہ حملیہ ہونگی یا متصلہ ہونگی یا منفصلہ ہونگی یا مختلفتین ہونگی۔

تناقض: دوقضیوں کا ایجاب وسلب میں مختلف ہونا اس حیثیت سے کہ ایک کا سچا ہونا دوسرے کے جھوٹے ہونے کو لازم کرے۔   جیسے زید قائم   زید لیس بقائم

ان دونوں میں سے ہر قضیہ اپنی ذات کی وجہ سے یہ تقاضہ کرتا ہے کہ ایک کا صدق دوسرے کے کذب کو لازم ہو۔

تناقض کے تحقّق کے لئے وحداتِ ثمانیہ شرط ہیں یعنی دونوں قضیوں میں آٹھ وحدتیں ہوں۔

۱۔ دونوں قضیوں کا موضوع ایک ہی ہو۔ جیسے زید قائم . زید لیس بقائم

۲۔ وحدتِ محمول: دونوں کا محمول ایک ہی ہو۔ جیسا کہ مثال گزری

۳۔ وحدتِ مکان: جیسے زید موجود فی الدار . زید لیس بموجود فی الدار

۴۔ وحدتِ زمان: دونوں نسبتوں میں زمانہ ایک ہو۔

جیسے زید نائم فی اللیل . زید لیس بنائم فی اللیل

۵۔ وحدتِ قوّت وفعل: الخمر مُسْکِرٌ بالقوّة . الخمر لیس بمسکرٍ بالقوّة

۶۔ وحدتِ شرط: زید متحرك الاصابع مادام کاتباً کاتب کی شرط کے ساتھ زید کا متحرک الأصابع ہونا ہے۔

۷۔ وحدتِ جزء وکل: الزّنجیّ أسود کله . الزنجی لیس بأسودَ کلُّه

۸۔ اضافت: زید أبٌ لبکرٍ . زید لیس بأبٍ لبکرٍ

محصورہ میں تناقض کے لئے یہ ضروری ہے کہ دونوں قضیہ کلیت وجزئیت میں مختلف ہوں یعنی ایک کلیہ ہو تو دوسرا جزئیہ اسی طرح سے موجّہہ میں جہت میں اختلاف ضروری ہے۔

جیسے ضروریہ مطلقہ کی نقیض ممکنہ عامّہ ہے۔ شرطیات میں نقائض کے لئے جنس اور نوع

میں اتفاق اور کیف میں اختلاف ضروری ہے۔

عکس مستوی: قضیہ کے جزءاول کو ثانی اور جزء ثانی کو اول کر دینا صدق اور کیف کی بقاء کے ساتھ۔

جیسے لاشئ من الإنسان بحجر کا عکس لاشیء من الحجر بإنسانٍ ہے۔

کیف سے مراد ایجاب وسلب ہے یعنی پہلا قضیہ اگر سالبہ ہے تو دوسرا قضیہ بھی سالبہ ہوگا۔

۱۔سالبہ کلیہ کا عکس سالبہ کلیہ آتا ہے۔لاشیء من الإنسان بحجر. لاشیء من الحجر بإنسانٍ

۲۔سالبہ جزئیہ کا عکس نہیں آتا۔

۳۔موجبہ کلیہ کا عکس موجبہ جزئیہ آتا ہے۔کل إنسان حیوان . بعض الحیوان إنسان

۴۔موجبہ جزئیہ کا عکس موجبہ جزئیہ آتا ہے۔بعض الحیوان إنسان . بعض الإنسان حیوان

مع بقاء الصدق سے مراد اصل قضیہ اگر صادقہ ہے تو اس کا عکس بھی صادق ہوگا۔

عکس نقیض: قضیہ کے جزءاول کی نقیض کو قضیہ کا جزء ثانی بنانا اور جزء ثانی کی نقیض کو جزءاول بنانا، صدق اور کیف کی بقاء کے ساتھ۔

۱۔موجبہ کلیہ کا عکس نقیض موجبہ کلیہ ہے کل إنسان حیوان . کل لاحیوان لا إنسان

۲۔موجبہ جزئیہ کا عکس نقیض نہیں آتا۔

۳۔سالبہ کلیہ کا عکس نقیض سالبہ جزئیہ آتا ہے۔

لا شیء من الإنسان بفرسٍ . بعض اللاّ فرسٍ لیس بلا إنسان

۴۔سالبہ جزئیہ کا عکس نقیض سالبہ جزئیہ آتا ہے۔بعض الحیوان لیس بإنسان. بعض اللاّ إنسان لیس بلا حیوان.

حجت کی اقسام

حجت کی تین قسمیں ہیں:

۱۔قیاس ۲۔استقراء ۳۔تمثیل

۱۔قیاس: وہ قول ہے جو مؤلف ہوا یسے قضایا سے کہ ان کے تسلیم کرنے سے دوسرا قول تسلیم کرنا لازم آئے۔

قیاس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔قیاس استثنائی: قول مؤلف میں قیاس کا نتیجہ یا نتیجے کی نقیض مذکورہ ہوتو اسے قیاس استثنائی کہتے ہیں۔

جیسے إن کان زید إنساناً کان حیواناً لکنّه إنسان. نتیجہ: زید حیوان

إن کان زید حماراً کان ناهقاً لکنّه لیس بناهق. نتیجہ: زید لیس بحمارٍ

۲۔قیاس اقترانی: قول مؤلف میں نتیجہ قیاس یا اس سے نتیجے کی نقیض مذکور نہ ہو۔

جیسے زید إنسان و کل إنسان حیوان نتیجہ: زید حیوان

قیاس اقترانی کی دو قسمیں ہیں: ۱۔قیاس حملی ۲۔قیاس شرطی

۱۔قیاس حملی: مقدماتِ قیاس قضیہ حملیہ ہوں تو اسے قیاسِ حملی کہتے ہیں۔

۲۔قیاس شرطی: مقدماتِ قیاس قضیہ شرطیہ ہوں تو اسے قیاسِ شرطی کہتے ہیں۔

مقدمہ قیاس: وہ قضیہ ہے جسے قیاس کا جزء بنایا جائے۔

نتیجہ قیاس: قولِ مؤلف کے نتیجے میں جو قضیہ لازم آئے اسے نتیجہ قیاس کہتے ہیں۔

نتیجہ قیاس کے اجزاء:

۱۔نتیجہ قیاس کے موضوع کو اصغر کہتے ہیں۔ ۲۔نتیجہ قیاس کے محمول کو اکبر کہتے ہیں۔

قیاس کے اجزاء: قیاس دو مقدمات پر مشتمل ہوتا ہے۔

۱۔ وہ مقدمہ جو نتیجہ قیاس کے اصغر پر مشتمل ہوتا ہے اسے صغریٰ کہتے ہیں۔

۲۔ وہ مقدمہ جو نتیجہ قیاس کے اکبر پر مشتمل ہوتا ہے اسے کبریٰ کہتے ہیں۔

وہ جزء جو دونوں مقدموں میں مکرر ہوتا ہے اسے حدِّ اوسط کہتے ہیں۔

قرینہ: صغریٰ اور کبریٰ کے ملانے کو قرینہ کہتے ہیں۔

شکل: حداوسط کو اصغر اور اکبر میں ذکر کرنے سے جو ھیئۃ حاصل ہوتی ہے اسے شکل کہتے ہیں۔

اصغر اور اکبر میں حداوسط کو ذکر کرنے کے لحاظ سے اس کی چار صورتیں ہیں انہیں اشکال اربعہ بھی کہتے ہیں۔

شکل اول:

حداوسط صغری میں محمول اور کبریٰ میں موضوع۔

جیسے	کل إنسان حیوان	و کل حیوان جسم
	حداوسط	حداوسط
	مقدمہ صغریٰ	مقدمہ کبریٰ

نتیجہ قیاس: کل إنسان جسم
اصغر اکبر

تشریح: ۱۔ مندرجہ بالا مثال میں کل إنسان حیوان اور کل حیوان جسم مقدمہ قیاس ہیں۔

۲۔ کل إنسان جسم نتیجہ قیاس ہے۔

۳۔ نتیجہ قیاس کا موضوع یعنی إنسان اصغر ہے۔

۴۔ نتیجہ قیاس کا محمول یعنی جسم اکبر ہے۔

۵۔ حیوان جو مقدمہ قیاس میں مکرر ہے حداوسط ہے۔

۶۔ مقدمہ اول جو اصغر یعنی إنسان پر مشتمل ہے، صغریٰ ہے۔

۷۔ مقدمہ ثانی جو اکبر یعنی جسم پر مشتمل ہے، کبریٰ ہے۔

۸۔ دونوں مقدموں کی مذکورہ صورت قرینہ ہے۔

۹۔ حداوسط جو مقدمہ اول میں محمول ہے اور مقدمہ ثانی میں موضوع ہے اس کی اس کیفیت سے حاصل ہونے والی ہیئت کو شکل کہتے ہیں۔

شکل ثانی: حداوسط صغریٰ اور کبریٰ میں محمول ہو۔

جیسے کل إنسانٍ حیوان و لا شيء من الحجر بحیوان

نتیجہ قیاس لاشيء من الإنسان بحجر

دونوں مقدمات میں حداوسط یعنی حیوان محمول ہے۔

شکل ثالث: حداوسط دونوں مقدمات قیاس میں موضوع ہو۔

جیسے کل إنسان حیوان و بعض الإنسان کاتب

نتیجہ قیاس بعض الحیوان کاتب

مقدمہ قیاس میں حداوسط یعنی انسان موضوع ہے۔

شکل رابع: حداوسط صغریٰ میں موضوع اور کبریٰ میں محمول ہو یعنی شکل اول کا عکس ہو۔

جیسے کل إنسان حیوان و بعض الکاتب إنسان

نتیجہ قیاس بعض الحیوان کاتب

دونوں مقدمہ قیاس میں سے ایک موجبہ اور دوسرا سالبہ ہو تو نتیجہ قیاس سالبہ ہوگا جیسا کہ شکل ثانی کے بیان میں مثال گزری۔

مقدمات قیاس میں ایک کلیہ ہو اور دوسرا جزئیہ تو نتیجہ قیاس جزئیہ ہوگا جیسا کہ شکل ثالث کے بیان میں مثال گزری۔

اشکال اربعہ میں سے شکل اول کا نتیجہ بدیہی ہوتا ہے اور طبیعت اس کے ماننے کی طرف سبقت کرتی ہے فکر اور تأمل کی اس میں حاجت نہیں ہوتی اس وجہ سے اسے أشرف الأشکال کہتے ہیں۔

شرائطِ اشکال اربعہ:

شکل اول کی شرائط: شکل اول کی دو شرائط ہیں۔

۱۔صغریٰ موجبہ ہو۔

۲۔کبریٰ کلیہ ہو۔

ضروب:

صغری کی چارصورتیں		کبریٰ کی چارصورتیں	
۱۔موجبہ کلیہ	☆	۱۔موجبہ کلیہ	☆
۲۔موجبہ جزئیہ	☆	۲۔موجبہ جزئیہ	×
۳۔سالبہ کلیہ	×	۳۔سالبہ کلیہ	☆
۴۔سالبہ جزئیہ	×	۴۔سالبہ جزئیہ	×

صغری کی چارصورتوں کو کبریٰ کی چارصورتوں کے ساتھ ملانے سے کل ۱۶ ضربیں حاصل ہوتی ہیں لیکن شرائط پر صرف چارصورتیں پوری اترتی ہیں:

۱۔صغریٰ کا موجبہ کلیہ ہونا اور کبریٰ کا موجبہ کلیہ ہونا۔

۲۔صغریٰ کا موجبہ جزئیہ ہونا اور کبریٰ کا موجبہ کلیہ ہونا۔

۳۔صغریٰ کا موجبہ کلیہ ہونا اور کبریٰ کا سالبہ کلیہ ہونا۔

۴۔صغریٰ کا موجبہ جزئیہ ہونا اور کبریٰ کا سالبہ کلیہ ہونا۔

شکل ثانی کی شرائط: شکل ثانی کی دو شرائط ہیں:

۱۔مقدمتین کا ایجاب وسلب میں مختلف ہونا صغریٰ موجبہ ہو کبریٰ سالبہ اور اس کا عکس۔

۲۔کلیتِ کبریٰ

اس شکل میں تمام نتیجے سالبہ ہوتے ہیں۔

نتیجہ دینے والی ضربیں چار ہیں:

ضروب:

صغری کی چارصورتیں		کبریٰ کی چارصورتیں	
۱۔موجبہ کلیہ	×	۱۔موجبہ کلیہ	☆
۲۔موجبہ جزئیہ	×	۲۔موجبہ جزئیہ	×
۳۔سالبہ کلیہ	×	۳۔سالبہ کلیہ	☆
۴۔سالبہ جزئیہ	×	۴۔سالبہ جزئیہ	×

۱۔صغریٰ کا سالبہ جزئیہ ہونا اور کبریٰ کا موجبہ کلیہ ہونا۔

۲۔صغریٰ کا سالبہ کلیہ ہونا اور کبریٰ کا موجبہ کلیہ ہونا۔

۳۔صغریٰ کا موجبہ جزئیہ ہونا اور کبریٰ کا سالبہ کلیہ ہونا۔

۴۔صغریٰ کا موجبہ کلیہ ہونا اور کبریٰ کا سالبہ کلیہ ہونا۔

شکل ثالث کی شرائط: شکل ثالث کی دو شرائط ہیں:

۱۔صغریٰ کا موجبہ ہونا۔

۲۔مقدمتین میں سے ایک کا کلیہ ہونا۔

اس کی نتیجہ دینے والی ضربیں چھ ہیں:

ضروب:

صغری کی چارصورتیں		کبریٰ کی چارصورتیں	
۱۔موجبہ کلیہ	☆	۱۔موجبہ کلیہ	☆
۲۔موجبہ جزئیہ	☆	۲۔موجبہ جزئیہ	×
۳۔سالبہ کلیہ	×	۳۔سالبہ کلیہ	×
۴۔سالبہ جزئیہ	×	۴۔سالبہ جزئیہ	×

۱۔صغریٰ کا موجبہ کلیہ ہونا اور کبریٰ کا موجبہ کلیہ ہونا۔

۲۔صغریٰ کا موجبہ کلیہ ہونا اور کبریٰ کا موجبہ جزئیہ ہونا۔

۳۔صغریٰ کا موجبہ کلیہ ہونا اور کبریٰ کا سالبہ کلیہ ہونا۔

۴۔صغریٰ کا موجبہ کلیہ ہونا اور کبریٰ کا سالبہ جزئیہ ہونا۔

۵۔صغریٰ کا موجبہ جزئیہ ہونا اور کبریٰ کا موجبہ کلیہ ہونا۔

۶۔صغریٰ کا موجبہ جزئیہ ہونا اور کبریٰ کا سالبہ کلیہ ہونا۔

شکل رابع کی شرائط: اس کی شرائط کا بیان مبسوطات میں کیا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی شرائط کثیر ہیں اور فوائد کم ہیں۔

قیاس اقترانی شرطی: قیاس اقترانی شرطی کا حال اشکال میں، ضروب میں، نتیجوں میں اور شرائط میں قیاس اقترانی حملی کی مثل ہے۔

قیاس استثنائی:

تعریف: وہ قول مؤلف جو دو قضیوں سے مل کر ہو جن میں سے ایک شرطیہ ہو اور دوسرا حملیہ اور دونوں قضیوں کے درمیان کلمہ استثنائیہ یعنی إلاّ وغیرہ ہو۔

اس کی دو صورتیں ہیں:

۱۔شرطیہ متصلہ: جب قیاس استثنائی کا مقدمہ شرطیہ ہو تو استثناء اگر مقدم کا ہو تو نتیجہ عینِ تالی ہوگا اور اگر استثناء نقیض تالی کا ہو تو نتیجہ رفع مقدم کا ہوگا۔

جیسے كما كانت الشمس طالعةً كان النهار موجوداً

قضیہ شرطیہ متصلہ

لكنّ الشمس طالعة

قضیہ حملیہ

نتیجہ فالنهار موجود

اس قول مؤلف میں استثناء مقدم کا ہے تو نتیجہ عینِ تالی ہوگا

یعنی كان النهار موجوداً

مثال نمبر۲ كلما كانت الشمس طالعة كان النهار موجودا لكنّ النهار ليس بموجود.

اس میں استثناء نقیض تالی ہے تو نتیجہ مقدم کا رفع ہوگا۔ مقدم کے رفع سے مراد اگر اس کا ایجاب ہے تو سلب کریں گے اور سلب ہے تو ایجاب کریں گے اس قول میں شمس کے طلوع ہونے کے ایجاب کے نتیجہ میں شمس کے طلوع ہونے کی نفی کی جائے گی۔

نتیجہ فالشمس ليست بطالعةٍ

قیاس استثنائی میں مقدمہ شرطیہ منفصلہ حقیقیہ ہو تو دونوں میں سے یعنی مقدم و تالی میں سے کسی ایک کے استثناء کی صورت میں نتیجہ دوسرے کی نقیض ہوگا اور مقدم اور تالی میں سے کسی ایک کی نقیض کے استثناء کی صورت میں نتیجہ عینِ آخر ہوگا۔

منفصلہ مانعۃ الجمع کی صورت میں مقدم اور تالی میں سے کسی ایک کے استثناء کی صورت میں نتیجہ دوسرے کی نقیض ہوگا۔

مانعۃ الخلو میں استثناء مقدم و تالی میں کسی ایک کی نقیض کا استثناء کی صورت میں نتیجہ عینِ آخر ہوگا۔

۲۔استقراء: (حجت کی دوسری قسم):

وہ حکم ہے جو اکثر جزئیات پر تتبع (غور وخوص) کرنے کے بعد اس کے کل پر لگایا جائے جیسے تمام حیوان کھانے کے وقت نچلے جبڑے کو ہلاتے ہیں اور اس کا استقراء ہم نے انسان، گھوڑے، اونٹ وغیرہ کو کھاتے وقت نچلا جبڑا ہلاتے دیکھ کر کیا۔ حیوان کی ان جزئیات پر تتبع کے بعد اگر ہم یہ حکم لگاتے ہیں کہ کل حیوان کھاتے وقت نچلا جبڑا ہلاتے ہیں تو یہ استقراء ہوگا یہ یقین کا فائدہ نہیں دیتا ظنّ غالب کا فائدہ دیتا ہے اس احتمال کی وجہ سے کہ اس کلی کی جمع افراد میں سے یہ جائز ہے کہ کوئی فرد اس حالت میں نہ ہو مثالِ مذکورہ میں مگر مچھ کہ یہ کھاتے وقت اپنے اوپر والے

جبڑے کو حرکت دیتا ہے۔

۳۔تمثیل: (حجت کی تیسری قسم):

ثابت کرنا ہے کسی جزئی میں ایک حکم کو اس لئے کہ دوسری جزئی میں بھی یہی حکم ہے جبکہ دونوں جزئیات میں ایک ایسا معنی موجود ہو جو دونوں میں مشترک ہو۔

جیسے العالم مؤلف فهو حادث كالبيت

عالم اور گھر دو جزئیاں ہیں۔ گھر مختلف اشیاء سے ملا کر بنایا جاتا ہے اور ایک خاص وقت گزارنے کے بعد وہ منہدم ہوجاتا ہے۔ عالم میں بھی یہی بات موجود ہے وہ مختلف اشیاء سے بنایا گیا ہے تو گھر کی مثل اس پر بھی ایک خاص وقت گزارنے کے ساتھ فنا ہونے کا حکم لگایا گیا۔

مادّہ قیاس: ہر قیاس کے لئے دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

ا۔صورت: اس کا بیان اشکال اربعہ میں گزرا۔

۲۔ مادّہ: قیاس مادہ کے اعتبار سے پانچ اقسام پر منقسم ہوتا ہے اسے صناعاتِ خمسہ بھی کہتے ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:

(۱) قیاس برہانی (۲) قیاس جدلی (۳) قیاس خطابی (۴) قیاس شعری
(۵) قیاس سفسطی

ا۔قیاس برہانی: وہ قیاس جو ایسے مقدمات سے مؤلف ہو جن کا تعلق یقینیات سے ہو چاہے وہ یقینیات بدیہی ہوں چاہے نظری۔ بدیہیات چھ ہیں:

(۱) اولیات: وہ قضایا جن کی طرف التفات کرتے ہی عقل اس کے درست ہونے کا حکم دے اس میں کسی واسطے کی احتیاج نہ ہو۔ جیسے کل اس کے جزء سے بڑا ہوتا ہے۔ الكل أعظم من الجزء.

(۲) فطریات: وہ قضایا ہیں جن کے لئے عقل جزم کا حکم دے واسطے کی طرف محتاج ہو کر لیکن وہ واسطہ ذہن سے غائب نہ ہو گویا یہ ایسا قضیہ ہے جس کے ساتھ اس کا قیاس بھی مذکور ہے۔

جیسے الأربعة زوج چار کا عدد زوج ہے۔ اس قضیہ کے لئے عقل یقین کا حکم دے اسکے لئے اسے دو تصورات کے مفہوم سے سمجھنا پڑتا ہے۔ (۱) مفہوم اربعہ (۲) مفہوم زوج

مفہوم زوج یہ ہے کہ وہ منقسم ہوجاتا ہے متساویین میں یعنی دو برابر حصوں میں اسی طرح سے چار کا عدد بھی منقسم ہوتا ہے تو عقل اس بات کا بداہتاً حکم لگاتی ہے کہ چار کا عدد زوج ہے۔

(۳) حدسیات: قضایا کے معنی کی طرف غور وفکر نہ کرنا پڑے بلکہ وہ واضح ہوجائیں فی الفور بغیر کسی حرکت فکریہ کے حدس اور فکر میں فرق:

فکر کے لئے نفس میں دو حرکتیں ہیں جبکہ حدس میں اس طرح سے حرکت نہیں بلکہ ذہن کا مستقل ہونا ہے مطلوب سے مبادی کی طرف ایک دفعہ۔

حدس کے اعتبار سے انسان مختلف ہے بعض لوگ قوی الحدس ہوتے ہیں جیسے وہ افراد جن کو قوت قدسی کی تائید حاصل ہوتی ہے جیسے اولیاء اور بعض لوگ قلیل الحدس ہوتے ہیں اور بعض میں یہ قوت ہی نہیں ہوتی۔ اسی وجہ سے غور وفکر کے اعتبار سے اشخاص مختلف ہوتے ہیں۔

(۴) مشاہدات: وہ قضایا ہیں جن کے لئے عقل جزم کا حکم مشاہدہ اور احساس کے واسطے سے لگاتی ہے۔

اسکی دو قسمیں ہیں:

ا۔ وہ قضایا جن کا مشاہدہ حواس ظاہرہ کے ذریعے ہوتا ہے۔ حواس ظاہرہ سے مراد باصرہ، شامعہ، شامّہ، ذائقہ، لامسہ اس قسم کو حسیات بھی کہتے ہیں۔

۲۔ وہ قضایا جن کا ادراک حواس باطنہ سے ہوتا ہے حواس باطنہ سے مراد حسّ مشترک، خیال، وہم، حافظہ، قوت متصرفہ۔

ا۔ حس مشترک: وہ قوت جو صورت کا ادراک کرتی ہے۔

۲۔ خیال: وہ قوت ہے جو عقل کے لئے معلومات کا خزانہ ہے۔

٣۔وہم: وہ قوت ہے جو معیّن مشخص اور جزئی معنی کا ادراک کرتی ہے۔

٤۔حافظہ: وہ قوت ہے جو خزانہ ہے عقل کے لئے جزئی معنی کے واسطے۔

٥۔متصرفہ: وہ قوت ہے جو معنی اور صورتوں میں تحلیل اور ترکیب کا تصرف کرتی ہے۔

(٥) تجربیات: وہ قضایا ہیں جن کے متعلق عقل مشاہدات میں تکرار کے واسطے سے حکم لگاتی ہے۔

جیسے بادام کھانے سے دماغ تیز ہوتا ہے۔

(٦) متواترات: وہ قضایا ہیں جن کے متعلق عقل ایسی خبروں کے واسطے سے حکم لگاتی ہو جن کو پہنچانے والی ایسی جماعت ہوتی ہے جن کا کذب پر جمع ہونا عقلاً محال ہو۔ جیسے ایسے ممالک کو ماننا جن کو دیکھا نہیں۔

متواطرات کی اخبار کے لئے جماعت کے افراد کی تعداد میں اختلاف ہے بعضوں نے چار بعضوں نے دس اور بعضوں نے چالیس تک کہا اس لئے آسان کلیہ قاعدہ یہ ہے کہ ان کی تعداد اس قدر ہو کہ ان کی خبر یقین کا فائدہ دے۔

٢۔قیاس جدلی: وہ قیاس جو مرکب ہو ایسے مقدمات سے جو مشہور اور مسلّم ہوں خصم (دعوے) کے وقت چاہے وہ جھوٹے ہوں یا سچے جیسے انصاف اچھی بات اور ظلم برا ہے۔ حیوان کا ذبح کرنا برا ہے (ہنود کے نزدیک) جیسے حکومت کے بنائے ہوئے قانون۔

ہر قوم کے لئے ان کے اپنے مشہورات ہیں اسی طرح سے ہر علم وفن کے لئے بھی ان کے اپنے مشہورات ہیں جیسے نحویوں کے نزدیک الفاعل مرفوع و المفعول منصوب والمضاف إليه مجرور.

٣۔قیاس خطابی: وہ قیاس ہے جس کے مقدمات ایسے قضایا ہوں جن کا صدور اولیاء وحکماء سے ہو اور اسی طرح سے ایسی شخصیات سے جن کے متعلق لوگ حسن ظن رکھتے ہیں۔

انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اقوال واحادیث سے جو اخبارات

صادقہ ہیں وہ قیاس خطابی نہیں بلکہ وہ اخبارات صادقہ ہیں مخبر صادق کی طرف سے اس میں وہم کی گنجائش نہیں اور نہ ہی ان سے خلل واقع ہوتا ہے ایسا قیاس قیاسِ برہانی ہے اور مقدمات قطعی ہیں۔

٤۔قیاس شعری: وہ قیاس ہے جو مؤلف ہو ایسے قضایا سے جو خیالی ہوں سچے ہوں یا جھوٹے مستحیل ہوں یا ممکن ہوں۔

جیسے مگس کو باغ میں آنے نہ دیجو

کہ ناحق خون پروانے کا ہوگا

٥۔قیاس سفسطی: وہ قیاس ہے جو مرکب ہو ایسے قضایا سے جو من گھڑت، جھوٹے، وہمی مقدمات ہوں۔ جیسے قیاس کرنا غیر محسوس کے متعلق محسوس کے ذریعے۔

قیاس سفسطی کے مقدمات کی اولیات سے شدید مشابہت ہوتی ہے عقل وشرع کے ذریعے ہی ان کا رڈ کیا جا سکتا ہے۔ شریعت کا علم نہ ہونے نیز عقل کا بھی استعمال صحیح نہ کرنے پر چالباز قسم کے لوگ ایسے قیاس کے ذریعے لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں۔

جیسے زمانہ موجودہ میں اہل وہابیہ اور دیوبندی کہ یہ شرک وبدعت کی صحیح تعریفات سے بھی نابلد ہیں جب جی میں آئے کسی بات کو شرک اور کسی کو بدعت کہتے ہیں اور خود ہی ان کہے ہوئے شرک وبدعت میں ملوث نظر آتے ہیں۔

............☆.................☆.................☆.................☆............